www.KitaboSunnat.com

ایمان وعقائد　　　　　　غازی عزیر

عقیدہ سے متعلق اہلُ السنہ والجماعہ کے مُجمل اصول

ڈاکٹر ناصر بن عبد الکریم العقل حفظہ اللہ کی شخصیت بلادِ عرب میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آں محترم عقیدہ پر متخصص کی حیثیت سے خاصے معروف ہیں اور بلاشبہ اس موضوع پر پوری بصیرت رکھتے ہیں۔ کئی کتب کے مؤلف اور محقق بھی ہیں۔

پیش نظر کتابچہ بھی آپکی مشہور تصنیف کا اردو ترجمہ ہے جو کہ اہل السنت والجماعت کے عقائد سے متعلق ہیں۔ مؤلف کے بقول "اسلاف کے بنیادی عقائد کے اصول و قواعد کو سلیس عبارت اور واضح اسلوب بیان کی صورت میں پیش کرنے کی ضرورت اور بہت سے قارئین (عوام و طلباء دونوں) کی خواہش و اصرار پر اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اس کی ترتیب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ائمہ سے ماثور شرح الفاظ کا بقدر امکان التزام کیا جائے"۔

یہ کتابچہ موضوعِ بحث کی تفصیلات' تعاریف' دلائل' اسماء و نقول اور حواشی' جو کہ بعض اوقات ضروری بھی ہوتے ہیں' سے یکسر خالی ہے تاکہ ایک عام قاری کے لئے ان مباحث کو سمجھنا بارِ گراں ثابت نہ ہو۔ میری خواہش تھی کہ اس مختصر کتابچہ میں تمام ضروری مواد سما جائے' لہٰذا یہ کتابچہ اس راہ میں تخصیص کرنے والے دوسرے اصحاب قلم و تحقیق کے لئے ایک نشانِ راہ اور خاکہ کی حیثیت کا حامل ہو گا' ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جن چار علماء نے اس کتاب پر نظر ثانی کی ہے (یعنی شیخ عبد الرحمٰن البراک' شیخ ڈاکٹر حمزہ الفعر' شیخ عبد اللہ بن محمد الغنیمان اور شیخ ڈاکٹر سفر بن عبد الرحمٰن الحوالی حفظہم اللہ) وہ بھی عقائد کے متعلق انتہائی جید اور مشہور عرب اساتذہ میں شمار کئے جاتے ہیں' لہٰذا کتاب ہذا کی صحت' اہمیت اور افادیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدث، لاہور

فرقہ ناجیہ کے عقائد کے چند منتخب مباحث کے متعلق ڈاکٹر صاحب کا یہ رسالہ اگرچہ مختصر ہے لیکن "بقامتِ کہتر و بقیمت بہتر" کا مصداق ہے۔ چنانچہ اردو داں طبقہ کے استفادہ نیز منہج اہل السنت و الجماعت کی خدمت کے پیش نظر اس کتابچہ کو اردو قالب میں پیش کیا جا رہا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ عزوجل ہم سب کو صحیح دینی عقیدہ کی دولت سے نوازے، ہمارے درمیان داعیانِ حق کی تعداد میں اضافہ فرمائے، مسلمانوں کے ارباب حل و عقد نیز علماء کو جملہ اسباب شرک کے ازالہ اور اصلاح عقائد کے لئے جہد و سعی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، مؤلف کتاب اور مترجم کی اس کوشش کو شرفِ قبولیت بخشے اور خالص ایمان پر ہم سب کا خاتمہ بالخیر عطا فرمائے، آمین۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا اور نہایت قریب ہے۔

طالبُ الدعوات

غازی عزیر

لغوی اعتبار سے "عقیدہ"، "عقد" سے مشتق ہے جو عہد و پیمان، توثیق، احکام اور سختی کے ساتھ ارتباط یعنی جڑ جانے سے عبارت ہے۔

اصطلاحاً اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسا پختہ ایمان جس میں معتقد کو کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

اسلامی عقیدہ کا مطلب:

اقرار توحید و اطاعت کی مستحق ذات یعنی اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی طرف سے نازل کردہ کتابوں پر، اس کے بھیجے گئے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، قضاء و قدر پر، تمام ثابت شدہ غیبی امور پر اور تمام اخبار و احادیث اور قطعیات پر، خواہ علمی ہوں یا عملی.. پختہ، مکمل اور غیر متزلزل ایمان لانا۔

سلف:

امتِ مسلمہ میں سے صحابہ، تابعین اور باسعادت و بافضیلت اولین دور (قرونِ ثلاثہ) کے ہدایت یافتہ تمام ائمہ کو "اسلاف" میں شمار کیا جاتا ہے۔ "اسلاف"، "سلف" کی جمع ہے۔ جن لوگوں نے ان "اسلاف" کی پیروی کی اور ان کے ہی نقوش قدم پر چلے، ہر دور میں انکو اسی نسبت سے "سلفی" کہا جاتا رہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل السنت والجماعت:

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس راستہ کو اختیار کیا جس پر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلے اور قائم تھے۔

نبی ﷺ کی سنت کی اتباع اور اس کے ساتھ تمسک یعنی چمٹے رہنے کی وجہ سے ان کو "اہلسنت" کہا گیا اور "الجماعت" اس لئے کہ وہ لوگ حق پر جمع ہوئے' دین کے معاملہ میں کسی تفرقہ میں نہ پڑے' ائمہ حق پر انہوں نے اجتماع کیا' ان سے خروج کو کسی طرح درست نہ سمجھا اور اسلاف امت کی اجماع کی اتباع بھی کی۔

چونکہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع کرنے والے اور آثار صحابہ پر پروانہ وار نثار ہونے والے ہیں۔ لہٰذا ان کو "اہلِ حدیث" "اہل الاثر" اور "اہل الاتباع" کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسی گروہ کو "الطائفہ المنصورۃ" اور "الفرقۃ الناجیہ" کے نام سے بھی پکارا گیا ہے۔

"ماخذِ عقیدہ کے متعلق چند اصول و قواعد اور استدلال"

۱۔ بلاشبہ قرآن کریم رسول اللہ ﷺ کی صحیح سنت اور سلف و صالحین کا اجماع' عقیدہ کے مصادر ہیں۔

۲۔ رسول ﷺ کی ہر صحیح اور ثابت سنت کا قبول کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے خواہ وہ بطریق آحاد ہی کیوں نہ مروی ہو۔

۳۔ قرآن و سنت کے معانی کے تعین کے سلسلے میں واضح نصوص' سلف صالحین نیز ان کے راستہ پر چلنے والے ائمہ ہدایت کے فہم کو ہی مرجع قرار دیا جائے گا محض لغوی احتمالات کے باعث اس ثابت شدہ مفہوم کی مخالفت نہ کی جائے گی۔

۴۔ دین کے تمام اصول نبی ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی نہایت واضح طور پر بیان فرمادیئے تھے لہٰذا کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس میں کوئی نئی چیز ایجاد کرے اور اسے دین کا جزو سمجھے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ہر حکم کو ظاہری و باطنی طور پر برضا و رغبت اس طرح تسلیم کرنا کہ شخصی قیاس' انسانی ذوق' کشف و الہام اور کسی بزرگ یا امام یا فقیہ کے قول وغیرہ میں سے کوئی چیز بھی کتاب اللہ اور صحیح سنت رسول اللہ ﷺ کو تسلیم کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکے۔

۶۔ عقل صریح ہمیشہ نقل صحیح (صحیح حدیث) کے موافق ہی ہوتی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کتاب و سنت جیسی دو قطعی چیزوں میں باہم کبھی کوئی تعارض یا اختلاف پایا جائے۔ لہٰذا اگر کسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام پر تعارض کا وہم ہو تو وہاں عقل کو نہیں بلکہ نقل (یعنی حدیث) کو ترجیح دی جائے گی۔

۷۔ عقیدہ کے متعلق شرعی الفاظ کا التزام و اہتمام ہی ضروری ہے اس سلسلہ میں بدعی اور خود ساختہ الفاظ سے اجتناب کرنا چاہئے جو مجمل الفاظ خطاء و صواب دونوں معانی کے محتمل ہوں ان کے معانی کے بارے میں تحقیق و استفسار کیا جائے اور ان معانی میں سے جو معنی شرعی لفظ کے ساتھ ثابت ہوں' وہی حق ہے۔ پس اسے بلا تردد قبول کیا جائے اور جو معنی باطل ہو اسے رد کر دیا جائے۔

۸۔ رسول اللہ ﷺ کی عصمت (یعنی لغزشوں اور خطاؤں سے پاک ہونا) قطعی طور پر ثابت ہے۔ امتِ مسلمہ بھی بحیثیت مجموعی گمراہی پر اتفاق کر لینے سے معصوم ہے۔ جہاں تک امت کے افراد کا تعلق ہے تو کوئی فرد بھی انفرادی طور پر معصوم نہیں ہے' لہٰذا اگر کسی دینی معاملہ میں ائمہ وغیرہ کے مابین کوئی اختلاف پایا جائے تو ایسی صورت میں رہنمائی کے لئے صرف کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور جو قول مبنی بر خطاء ہو اسے مجتہد امت کی اجتہادی خطاء پر محمول کرنا چاہئے۔

۹۔ امت میں بہت سے پابند شریعت' متقی اور اللہ کے برگزیدہ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ گاہے بگاہے اللہ تعالیٰ انکو بعض چیزوں کا الہام فرما دیتا ہے۔ رویاء صالحہ بھی برحق ہیں اور ان کا شمار اجزاء نبوت میں ہوتا ہے۔ اسی طرح فراستِ صادقہ بھی برحق ہے اور اس کا تعلق کرامات و مبشرات سے ہے بشرطیکہ وہ شریعت سے مطابقت رکھتی ہو' لیکن ان چیزوں کو عقیدہ یا شریعت سازی کے لئے ہرگز مصدر و بنیاد نہیں بنایا جا سکتا ہے۔

۱۰۔ دین کے معاملہ میں شکوک و شبہات پیدا کرنا یا جھگڑنا قابل مذمت ہے لیکن شائستگی کے ساتھ بحث و مباحثہ کرنا مشروع ہے۔ دینی احکام کی وجوہ وغیرہ کی کھوج لگانا بھی درست نہیں ہے بلکہ فقط ان کی اطاعت ضروری ہے۔ انسان کو جن چیزوں کا علم نہیں دیا گیا ہے ان کے بارے میں غور و خوض سے ہر مسلمان کو پرہیز کرنا چاہئے اور ان امور کے علم کا معاملہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سپرد کر دینا چاہئے۔

۱۱۔ جس طرح اعتقاد و تقریر کے متعلق منہج وحی کو اپنانا لازم ہے اسی طرح کسی برائی کو رد کرنے کے بارے میں بھی وحی کے طریقہ کو ہی اپنانا لازم ہے چنانچہ ایک بدعت کو کسی دوسری بدعت سے رد نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی غلو کے مقابلہ میں افراط و تفریط سے یا اس کے برعکس کوئی کام لیا جائے گا۔

۱۲۔ دین میں ہر نو ایجاد بدعت ہے۔ ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتقادی توحید کا علمی پہلو

۱۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ اور صفات کی حقیقت: الفاظ نصوص کے معانی اور اس کے مدلول پر ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو نام اور صفات خود اللہ عزوجل کی اپنی نازل کردہ کتاب یا رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت ہیں ان سب کا بلا مماثلت و مشابہت اور بلا قیاس' کیفیت.... اثبات کرنا اور تمام نقائص و عیوب کے ساتھ جن چیزوں کی اللہ تعالیٰ نے خود یا رسول اللہ ﷺ نے نفی فرمائی ہے بلا تحریف و تعطیل ان سب کا انکار کرنا جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (الشوریٰ۔۱۱)

ترجمہ: کوئی چیز اس کے مثل نہیں ہے اور وہی ہر بات کو سننے والا دیکھنے والا ہے۔

۲۔ اللہ عزوجل کے اسماء اور صفات کے متعلق کسی قسم کی مماثلت و مشابہت یا تعطیل کفر ہے اور تحریف کہ جسے بدعتی لوگ "تاویل" کہتے ہیں میں کچھ تحریفات مبینہ' موجب کفر ہوتی ہیں مثال کے طور پر باطنی تاویلات.... کچھ تحریفات گمراہی و بدعات کی موجب بنتی ہیں۔ مثال کے طور پر بعض صفات کی انکاری تاویلات.... اور کچھ تحریفات مبنی بر خطاء ہوتی ہیں۔

۳۔ وحدۃ الوجود (فنافی اللہ) کا نظریہ اور یہ اعتقاد کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی شئ کے اندر حلول کر جاتا ہے یا اس کے ساتھ متحد ہو جاتا ہے' صریح کفر کی باتیں ہیں۔

۴۔ فرشتوں پر اجمالی طور پر ایمان رکھنا۔ جہاں تک ان کے ناموں صفات اور مفوضہ کاموں کی نوعیت اور تفصیلات کا تعلق ہے تو اس ضمن میں صرف انہی چیزوں پر ایمان لانا جو صحیح دلائل سے ثابت ہیں اور اس علم سے ماخوذ ہیں جن کا' منجانب اللہ عزوجل' ہم کو مکلف ٹھہرایا گیا ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام آسمانی کتب پر ایمان لانا اور اس پر کہ ان تمام کتب منزلہ میں سب سے افضل اور سب کی ناسخ کتاب "قرآن کریم" ہے کیونکہ اس سے قبل جو بھی کتب نازل کی گئی تھیں ان میں مرور زمانہ کے ساتھ تحریف ہو چکی ہے۔ لہذا کسی سابقہ کتاب کی نہیں بلکہ لازماً صرف قرآن کی اتباع ہی کی جائے گی۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں صلوات اللہ وسلامہ علیہم پر ایمان لانا اور ان کے متعلق یہ یقین و ایمان رکھنا کہ تمام انبیاء بشر تھے اور ہر بشر سے افضل تھے۔ انبیاء کے متعلق اگر کوئی شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے تو وہ کفر کا مرتکب ہو گا۔

اگر ان انبیاء میں سے کسی کے متعلق معیناً کوئی صحیح دلیل وارد ہے تو اس پر بعینہ یقین و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان ضروری ہے' اس کے علاوہ تمام انبیاء پر اجمالاً ایمان لانا اور اس بات کو تسلیم کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ محمد ﷺ تمام انبیاء میں سب سے افضل اور آخری نبی تھے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کو تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔

۷۔ اس بات پر ایمان لانا کہ محمد ﷺ کے بعد نزول وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اور یہ کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین تھے.... جو شخص اس کے خلاف اعتقاد رکھے' وہ مرتکب کفر ہے۔

۸۔ آخرت کے دن پر اور اس کے بارے میں جو صحیح اخبار و احادیث وارد ہیں یا جو پیشگی شرائط اور نشانیاں بیان کی گئی ہیں ان سب پر ایمان لانا۔

۹۔ قضاء و قدر پر ایمان.... خواہ خیر ہو یا شر سب کے منجانب اللہ ہونے پر اس طرح یقین و ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ اس کے وجود پذیر ہونے سے قبل اس کو جانتا تھا اور یہ کہ لوحِ محفوظ میں ایسا ہونا ہی لکھا جا چکا تھا۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے' ویسا ہی ہوتا ہے۔ جو کچھ اللہ نہیں چاہتا ہرگز ویسا نہیں ہوتا۔ پس کوئی بھی چیز اس کی رضا کے بغیر ممکن نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے وہی ہر شے کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی جو کچھ چاہتا ہے اسے پورے طور پر کر سکتا ہے۔

۱۰۔ غیب کی چیزوں مثلاً عرش الٰہی' کرسی' جنت' جہنم' عذابِ قبر' نعیم قبر' صراط مستقیم اور میزان وغیرہ میں سے جن چیزوں کے متعلق صحیح دلائل موجود ہیں' ان سب پر بلا تاویل ایمان لانا۔

۱۱۔ قیامت کے دن نبی ﷺ دیگر انبیاء' ملائکہ اور صالحین وغیرہ کی شفاعت کریں گے' اس پر ایمان لانا' جس کی تفصیل صحیح دلائل میں مذکور ہے۔

۱۲۔ قیامت کے دن محشر اور جنت میں مومنوں کو اپنے رب کا دیدار نصیب ہونا حق اور یقینی امر ہے جس نے اس امر کا انکار کیا یا اس کی تاویل کی' وہ گمراہ ہے اور سیدھی راہ سے منحرف ہے۔ یہ دیدارِ الٰہی اس دنیاوی زندگی میں کسی شخص کو بھی نصیب نہیں ہو سکتا۔

۱۳۔ اولیاء و صالحین کی کرامات حق ہیں لیکن ہر خارقِ عادت چیز کرامت نہیں ہوتی بلکہ شیاطین و مُبطلین کی جانب سے کی جانی والی شعبدہ بازی بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا کسی خارقِ عادت فعل کے کرامت ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کتاب و سنت سے اس کی موافقت یا عدمِ موافقت کی بنیاد پر کیا جا سکتا ہے۔

۱۴۔ تمام مومنین اولیاء الرحمٰن ہوتے ہیں اور ہر مومن اپنے ایمان کی مقدار کے مطابق ہی درجۂ ولایت کا حامل ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مطلوبِ ارادی توحید (توحیدِ اُلوہیت)"

۱۔ اللہ تعالیٰ واحد اور تنہا ہے۔ نہ ربوبیت والوہیت میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ اس کے اسماء و صفات میں۔ وہ دو جہاں کا رب ہے اور صرف اسی کی ذات ہر طرح کی بندگی و عبادت کی مستحق ہے۔

۲۔ عبادت کی اقسام دعاء' استغاثہ (فریاد کرنا)' استعانت (مدد چاہنا)' نذر و نیاز' ذبیحہ' توکل' خوف' التجاء اور محبت وغیرہ میں سے کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا اللہ کے کسی نیک بندے یا کسی بزرگ' ولی وغیرہ کے لئے بجالانا صریحاً شرک ہے خواہ اس کا مقصد و منشاء کچھ بھی ہو۔

۳۔ عبادت کے اصول میں سے ایک اہم بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اس کی لگن و محبت' اس کے تقویٰ و خوف اور عاجزی و التجاسب کے ساتھ کی جاتی ہے عبادت کے ان لازمی اجزاء میں سے اگر صرف ایک یا دو چیزوں کا ہی اہتمام کیا جائے تو یہ گمراہی کا سبب ہو گا چنانچہ بعض علماء کا قول ہے کہ:

"جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف حب (یعنی الفت و محبت) کے ساتھ کی تو وہ نرا "زندیق" ہے جس نے صرف اللہ کے ڈر و خوف کے ساتھ کی تو وہ "حروری" ہے۔ اور جس نے صرف عاجزی و التجاء کے ساتھ کی تو وہ "مرجیء" ہے"۔

۴۔ تسلیم و رضا اور مطلق اطاعت فقط اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے مراد اس کے رب و الٰہ ہونے کے ساتھ اس کے حکم ہونے پر بھی ایمان لانا لازم ہے پس اس کے حکم و فرمان میں کوئی دوسرا اس کا شریک و سہیم نہیں ہو سکتا۔ جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اس کو دین بنالینا یا طاغوت کو حکم تسلیم کرنا یا محمد ﷺ کی شریعت کے علاوہ کسی دوسری شریعت کی پیروی کرنا یا شریعت محمدی میں کچھ ردوبدل کرنا کفر ہے جس شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ کوئی فرد اس دائرہ شریعت سے خروج کا مجاز ہے تو بلاشبہ وہ کفر کا مرتکب ہوا۔

۵۔ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ کسی دوسری چیز کے مطابق فیصلہ کرنا۔ کفر اکبر" ہے صریح کفر کے علاوہ کفر کی چند صورتیں یہ بھی ہو سکتی ہیں:

اولاً: اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کی بجائے کسی دوسری شریعت کا التزام یا اس کے مطابق تحکیم کو جائز سمجھنا۔

ثانیاً: شریعت الٰہی کے التزام کے باوجود کسی خاص واقعہ یا موقع پر اپنی نفسانی خواہش

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زیر اثر شریعت الٰہی سے عدول کرنا۔

٦۔ دین کی ہر تقسیم باطل ہے مثال کے طور پر دین کو ظاہر و باطن (حقیقت) یا شریعت و طریقت میں منقسم کرنا اور یہ گمان کرنا کہ حقیقت دین (باطن) سے صرف ایک مخصوص طبقہ ہی واقف ہوتا ہے اور شریعت (جو ظاہری عبادات اور احکام سے عبارت ہے) عام انسانوں کے لئے لازم ہے' جبکہ خواص اس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں یا اسی طرح سیاست وغیرہ کو دین سے جدا سمجھنا۔ اس بارے میں فیصلہ کن شے صرف شریعت الٰہی سے مطابقت ہے۔ "حقیقت" یا "سیاست" وغیرہ میں سے جو چیز بھی احکام شریعت کے خلاف ہو' وہ بحسب شدت اختلاف یا تو کفر ہوگی یا پھر گمراہی....!

٧۔ غیب کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں علم غیب رکھتا ہے' کفر ہے۔ لیکن اس بات پر ایمان و یقین رکھنا بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض رسولوں کو بعض غیبی امور سے مطلع فرمایا تھا۔

٨۔ نجومیوں اور کاہنوں کی صداقت کا اعتقاد رکھنا کفر ہے اور ان کے پاس آمد و رفت اور نشست و برخاست رکھنا گناہ کبیرہ ہے۔

٩۔ قرآن کریم میں انسان کو جس "وسیلہ" کا حکم دیا گیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل ہوتا ہے چنانچہ اس کا اختیار کرنا مشروع اطاعت ہے۔ عموماً وسیلہ کی تین قسمیں ہوتی ہیں:

(الف) شرعی وسیلہ: ایسا وسیلہ جو اللہ تعالیٰ سے اس کے اسماء الحسنیٰ یا اس کی صفات کا واسطہ دے کر' یا متوسل (وسیلہ اختیار کرنے والے) کے اپنے نیک اعمال کو بطور وسیلہ بنا کر' یا کسی زندہ صالح شخص کی دعا کے ذریعہ اختیار کیا جائے۔

(ب) بدعی وسیلہ: اللہ تعالیٰ سے ایسا وسیلہ اختیار کرنا جو شریعت میں قطعاً مذکور نہیں مثلاً انبیاء علیہم السلام یا بزرگوں اور صالحین کی ذات یا ان کے مرتبہ یا ان کے حق یا ان کی حرمت وغیرہ میں سے کسی چیز کا واسطہ دے کر وسیلہ اختیار کرنا مثال کے طور پر یوں کہا جائے کہ اے اللہ! مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل شفاعت عنایت فرما وغیرہ۔

(ج) شرکیہ وسیلہ: عبادت میں فوت شدہ لوگوں کو واسطہ یا وسیلہ بنانا اور ان سے دعا' یا اپنی حاجت روائی اور استعانت (مدد) وغیرہ طلب کرنا۔

١٠۔ "برکت" صرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہی ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل اپنی جس مخلوق میں چاہتا ہے "برکت" عطا فرما دیتا ہے۔ یہاں "برکت" سے مراد خیر کی کثرت و زیادتی یا اس کا ثبوت و لزوم ہے۔ کسی چیز کا متبرک ہونا بلا کسی دلیل شرعی کے ثابت نہیں ہوتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں برکت ہر "شب قدر" کو حاصل ہے۔ مقامات میں بابرکت صرف تین مساجد (بیت اللہ 'مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ)....اشیاء میں متبرک "چاہ زمزم" کا پانی....اعمال میں ہر عمل صالح مبارک اور اشخاص میں انبیاء کی ذات مبارک ہیں۔

کسی شخص کی ذات یا اس کے آثار سے تبرک حاصل کرنا شرعاً جائز نہیں ہے سوائے نبی ﷺ کی ذات بابرکت اور آپ کے آثار مبارکہ کے 'کیوں کہ آں ﷺ کی ذات اور آثار کے سوا کسی اور سے تبرک حاصل کرنے کے متعلق شریعت میں کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔۔ لیکن نبی ﷺ کی وفات کے بعد اس چیز کا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا ہے۔

۱۱۔ "تبرک" یعنی برکت حاصل کرنے کا تعلق امور توقیفیہ سے ہے۔ للذا جس چیز کے بارے میں کوئی ٹھوس دلیل موجود نہ ہو اس سے حصول تبرک جائز نہیں ہے۔

۱۲۔ قبروں کی زیارت اور ان کے پاس لوگوں کے افعال عموماً تین طرح کے ہوتے ہیں 'جو حسب ذیل ہیں:

(الف) مشروع: آخرت کی یاد تازہ کرنے اہل قبور پر سلامتی بھیجنے اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرنے کے لئے قبروں کی زیارت کرنا مشروع ہے۔

(ب) بدعی: زیارت کی یہ قسم کمال توحید کے منافی بلکہ شرک کے وسائل میں سے ایک اہم وسیلہ ہے۔ اس زیارت کا مقصد ان قبروں کے پاس اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا یا ان قبروں سے برکات حاصل کرنا یا ثواب بخشنا یا ان کو پختہ بنوا کر ان پر عالیشان گنبد' قبے اور مزارات تعمیر کروانا یا ان پر چراغ و لوبان یا اگر بتی جلانا 'یا ان پر چادریں اور چڑھاوے چڑھانا یا ان کو سجدہ گاہ بنا لینا اور ان کی طرف عازم سفر ہونا وغیرہ جیسے بدعتی کام ہوتے ہیں۔ جن کے متعلق یا تو نبی ﷺ سے واضح طور پر ممانعت ثابت ہے یا پھر شریعت میں سرے سے ان کی کوئی اصل موجود نہیں ہے۔

(ج) شرکیہ: زیارت کی یہ قسم توحید کے قطعاً منافی ہے۔ اس طرح کی زیارتوں میں عبادت کی مختلف اقسام شامل ہوتی ہیں اور ان عبادات کو صاحب قبر کے لئے بجالایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر زائر کا اللہ تعالیٰ کے سواء کسی دوسرے سے دعا کرنا یا صاحب قبر سے مدد چاہنا اور فریاد کرنا یا قبر کے اطراف مثل طواف بیت اللہ کے چکر لگانا یا صاحب قبر بزرگ کے نام کی قربانی کرنا اور ان کی نذر ماننا وغیرہ۔

چونکہ اصولاً جو حکم مقاصد کا ہوتا ہے وہی حکم اس کے ذرائع و وسائل کا بھی ہوتا ہے للذا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کے ہر ذریعہ اور دین میں ہر بدعت (نوایجاد) کے راستہ کو مسدود کرنا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشد ضروری ہے کیونکہ دین میں ہر نئی بات بلاشبہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

"ایمان"

۱۔ ایمان "قول و عمل" کے مجموعہ کا نام ہے جس میں طاعت و معصیت کے اعتبار سے کمی و بیشی واقع ہوتی ہے۔

"قول" سے مراد دل اور زبان کا قول ہے۔ "دل کے قول" کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ صدق دل سے اس کا یقین و اعتقاد رکھنا اور اس کی تصدیق بھی کرنا۔ "زبان کے قول" کا مطلب زبانی اقرار ہوتا ہے۔

اسی طرح "عمل" سے مراد دل' زبان اور اعضائے جسمانی سب کا مشترکہ عمل ہے۔ "دل کے عمل" کا مطلب تسلیم' اخلاص' اذعان (عاجزی و فرمانبرداری میں سر تسلیم خم کرنا) اور نیک و صالح عمل کے لئے اس کا ارادہ کرنا ہے۔ "اعضائے جسمانی کے عمل" کا مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے ان پر اعضائے جسمانی کے ذریعہ عمل کرنا اور جن چیزوں سے منع فرمایا گیا ہے انہیں ترک کر دینا۔

۲۔ جو شخص عمل کو ایمان سے جدا سمجھتا ہے وہ "مرجئی" ہے اور جو شخص ایمانیات میں کوئی ایسی چیز داخل کرتا ہے جس کا تعلق اس سے نہیں' تو بلاشبہ وہ بدعتی ہے۔

۳۔ جو شخص باشہادتین اپنے ایمان کا اعلان و اقرار نہ کرے اس پر دنیا و آخرت ہر دو جگہ نہ تو ایمان ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا حکم۔

۴۔ "اسلام" اور "ایمان" دو شرعی اصطلاحیں ہیں جن کے مابین عموم و خصوص کا تعلق ہے اسلام کی نسبت سے تمام اہل قبلہ کو "مسلمین" کہا جاتا ہے۔

۵۔ گناہ کبیرہ کا مرتکب دائرہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا بلکہ دنیا میں اس کی حیثیت ایک ناقص الایمان مومن کی سی ہوتی ہے اور آخرت میں اس کے معاملہ کا اللہ عزوجل کی مشیئت کے تحت فیصلہ ہو گا۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے بخشنا چاہے گا تو بخش دے گا ورنہ دردناک عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

تمام موحدین بہرحال جنت میں جائیں گے۔ اگر ان میں سے کسی کو بعض اعمال بد کے سبب عذاب جہنم میں مبتلا کیا بھی گیا تو وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اپنی مقررہ سزا بھگت کر بالآخر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

۶۔ اہل قبلہ میں سے کسی معین شخص کو قطعی طور پر جنتی یا جہنمی قرار دینا جائز نہیں ہے تاوقتیکہ اس کے متعلق کوئی شرعی نص ثابت نہ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ شرعی الفاظ میں "کفر" کی دو قسمیں ہیں:

(الف) "کفرِ اکبر": اس کا مرتکب ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔

(ب) "کفرِ اصغر": اس کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا۔ کفر کی اس قسم کو بعض اوقات "کفرِ عملی" بھی کہا جاتا ہے۔

۸۔ "تکفیر" ایک شرعی حکم ہے جو کہ کتاب و سنت کی طرف لوٹتا ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کی تکفیر اس کے کسی ایسے قول یا فعل کے باعث کرنا جائز نہیں ہے کہ جس کے باعث کفر ہونے پر کوئی شرعی دلیل دلالت نہ کرتی ہو۔ کسی شخص کے کسی قول یا فعل پر محض کفر کے حکم کا اطلاق کر دینے سے اس کے موجبِ کفر ہونے کا ثبوت لازم نہیں آتا جب تک کہ اس کے متعلق تمام مقررہ شرائط کی خوب چھان بین نہ کر لی جائے اور جملہ موانع کا دفعیہ بھی نہ ہو جائے۔ چونکہ دینی احکام میں سے تکفیر ایک نہایت پر خطر اور نازک حکم ہے لہٰذا کسی مسلمان کی تکفیر میں جلد بازی سے حتی الامکان بچنا چاہئے کہ اس کے لئے انتہائی تحقیق' تثبت' احتیاط' پرہیز اور واضح دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔

"قرآن کریم اور کلام"

۱۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے (یعنی اس کے حروف و معانی دونوں)۔ یہ غیر مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی سب سے افضل' آخری' مکمل' محفوظ' سابق کتابوں پر نگراں' انکی تصدیق کرنے والی' لوگوں کے درمیان فیصل' دلوں کے لئے باعث شفاء' ہر معاملہ کے لئے عقدہ کشاء اور اہلِ ایمان کے لئے سرتاپا ہدایت و رحمت والی کتاب ہے۔

اللہ عزوجل کی جانب سے اس کی ابتداء ہوئی اور اسی کی طرف آخر کار اسے لوٹنا ہے۔ اس کا خود معجزہ ہونا رسول اللہ ﷺ پر نازل کی گئی شریعت کی صداقت کی دلیل ہے۔ روز قیامت تک اللہ تعالیٰ کا یہ کلام ہر طرح کی تحریف و ترمیم یا تنقیص و اضافہ سے محفوظ ہے۔

۲۔ اللہ عزوجل جس سے چاہتا ہے جب چاہتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے' کلام فرماتا ہے۔ باری تعالیٰ کا کلام فرمانا حروف و صوت ہر دو اعتبار سے ایک ناقابل انکار حقیقت ہے' ہم اس کی کیفیت سے غیر واقف اور لاعلم ہیں' لیکن اس بارے میں غور و خوض نہیں کیا کرتے۔

۳۔ کلام اللہ کے متعلق ایسا سوچنا یا کہنا کہ یہ ایک معنوی تعبیر ہے یا یہ کہ قرآن کریم حکایت ہے یا تعبیر و شرح ہے یا مجازی و غیر حقیقی ہے یا اس جیسے دوسرے تمام خیالات اصلاً دین سے انحراف اور زیغ و ضلال پر مبنی ہیں' بلکہ کفر بھی ہو سکتے ہیں۔

۴۔ جو شخص قرآن کی کسی بھی چیز کا منکر ہو یا اسمیں نقص یا زیادتی یا تحریف کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ قرآن مجید کی تفسیر سلف و صالحین کے معلوم و معروف طریقہ پر ہی کرنا ضروری ہے محض قیاسات یا اپنی رائے یا شخصی ذوق کے مطابق اس کی تفسیر کرنا ہرگز جائز نہیں ہے کیونکہ ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کی منشاء کے متعلق ایک ایسی بات کہنے کے مترادف ہے کہ جس کا قائل کو کوئی علم نہیں ہے۔ بلاشبہ یہ ایک بڑی جسارت ہے۔

اسی طرح قرآن کریم کی آیات کی باطنی تاویلات یا ان کے مثل کوئی دوسری تاویل پیش کرنا بھی کفر ہے۔

قضاء و قدر

۱۔ اچھی و بری تقدیر کے منجانب اللہ ہونے پر ایمان رکھنے کا تعلق "ارکانِ ایمان" سے ہے۔ اسمیں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں:

تقدیر اور اس کے مراتب (یعنی علم کتاب، مشیئت اور خلق) کی تمام نصوص پر ایمان! اور اس بات پر بھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلوں کو نہیں لوٹاتا اور نہ ہی اپنے حکم سے پیچھے ہٹتا ہے۔

۲۔ کتاب و سنت میں مذکور "ارادہ" اور "امر" کی دو قسمیں ہیں:

(الف) ارادہ کونیہ قدریہ بمعنی مشیئتِ الٰہی اور امر کونی قدری

(ب) ارادہ شرعیہ (جس کے لئے رضا و محبت لازم ہے) اور امر شرعی

نوٹ: مخلوق میں بھی "ارادہ" اور "مشیئت" موجود ہے لیکن مخلوق کا ارادہ اور اس کی مشیئت خالق کے ارادہ اور مشیئت کے تابع ہوتی ہے۔

۳۔ بندوں کو ہدایت عطا فرمانا یا گمراہی کے اندھیروں میں دھکیل دینا صرف اللہ تعالیٰ کے ہی قبضہ قدرت میں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بعض بندوں کو اپنے فضل و کرم سے ہدایت عطا فرمائی ہے اور بعض کے لئے گمراہی کو عدلاً مقرر و محقق کر دیا ہے۔

۴۔ تمام بندے اور ان کے افعال اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں ان سب کا خالق حقیقی اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کے افعال کا بھی پیدا کرنے والا ہے۔ انسان تو دراصل ان افعال کا محض فاعل ہوتا ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت کے پوشیدہ ہونے کا اثبات اور اللہ تعالیٰ کی مشیئت سے دنیاوی اسباب کی تاثیر کا اثبات۔

۶۔ انسانوں کی تخلیق سے قبل ہی ان کی انتہاء عمر، ان کی قسمت، ان کا رزق اور ان کی سعادت و نیک بختی نیز شقاوت و بدبختی سب کچھ منجانب اللہ لکھی جا چکی ہیں۔

۷۔ تکالیف اور مصائب کو مقدر کا نوشتہ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن بداعمالیوں عیوب اور سیاہ کاریوں کو مقدر کا نوشتہ سمجھ کر دلیل بنانا ہرگز جائز نہیں ہے۔ ان افعالِ بد سے توبہ کرنی چاہئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے فاعل کو لعنت وملامت بھی کرنی چاہئے۔

۸۔ دنیاوی ذرائع و اسباب کو اپنانے سے قطع تعلق کر لینا "شرک فی التوحید" ہے۔ شریعت میں تمام اسباب سے بالکلیہ اعراض کرنے کو مذموم بنایا گیا ہے۔ اسباب کی تاثیر کا انکار کرنا شریعت اور عقل دونوں کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا اسبابِ ظاہری کو اپنانے کے قطعاً منافی نہیں ہے۔

"جماعت و امامت"

۱۔ اس باب میں "الجماعت" سے مراد نبی ﷺ کے صحابہ اور روز قیامت تک نہایت عمدگی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے اور ان کے آثار کو سختی سے پکڑنے والے لوگ ہیں۔ درحقیقت یہی ایک گروہ نجات پانے والے (فرقہ ناجیہ) ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو اس نجات یافتہ گروہ کے نقوش پر چلنے کا التزام واہتمام کرے وہ "جماعت" میں شامل ہے اگرچہ کہ بعض جزئیات میں خطاء کا مرتکب بھی ہو جائے۔

۲۔ دین میں تفرقہ اندازی اور مسلمانوں کے مابین فتنہ انگیزی کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ اگر مسلمانوں کے مابین کسی بارے میں کوئی اختلاف پیدا ہو جائے تو انہیں چاہئے کہ اس اختلافی معاملہ کو کتاب اللہ 'رسول اللہ ﷺ کی سنت اور سلف صالحین کے آثار کی طرف لوٹائیں اور ان چیزوں سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے اختلافات کا خاتمہ کریں۔

۳۔ جو شخص جماعت سے خروج کرے 'اسے نصیحت کرنا' دعوت دینا' بطریقِ احسن اس سے بحث و مباحثہ کرنا اور اس پر دلیل قائم کرنا ضروری ہے تاکہ اس پر اپنی غلطی واضح ہو جائے۔ پس اگر وہ تائب ہو جائے تو بہت خوب ورنہ شرعاً جس سزا کا وہ مستحق ہے اسے سزا دی جائے۔

۴۔ ہر انسان پر کتاب اللہ 'سنتِ رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت سے جو چیزیں ثابت ہیں ان سب کی اتباع ضروری قرار دی جائے۔ عام مسلمانوں کو گہرے معانی اور دقیق (باریک) معاملات میں الجھا کر خواہ مخواہ انکا امتحان لینا جائز نہیں ہے۔

۵۔ تمام تر مسلمانوں کے متعلق ایک اصول یہ ہے کہ انہیں باعتبار قصد و اعتقاد ہر نقص سے پاک اور بے عیب سمجھا جائے تاوقتیکہ اس حسنِ ظن کے خلاف کوئی قطعی چیز ظاہر ہو جائے۔ ایک دوسرا اصول یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے کلام کو اچھے معانی و محمل پر ہی محمول کرنا چاہئے لیکن جب قائل کا عناد اور سوءِ قصد ظاہر ہو جائے تو اسکی بے جا تاویلات کا تکلف کرنا جائز نہیں ہے۔

۶۔ اہل قبلہ میں سے جو گروہ دائرہ سنت سے خارج ہے اس کے لئے ہلاکت اور جہنم کی وعید ہے۔ انکا حکم بھی عام اہلِ وعید جیسا ہی ہے۔ ان دونوں میں فرق صرف اس قدر ہے کہ اول

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذکر طبقہ باطنی طور پر کافر ہوتا ہے اور اہلِ وعید ظاہری طور پر بھی کافر ہوتے ہیں۔
اسی طرح اسلام سے خارج گروہ کے لوگ بھی فی الجملہ کفار ہیں لہٰذا انکا حکم بھی وہی ہے جو کہ مرتدین کا ہے۔

۷۔ جمعہ اور جماعت اسلام کے عظیم ظاہری شعائر ہیں۔ مسلمانوں میں کسی مستور الحال (یعنی وہ شخص جس کے حالات وکوائف پوشیدہ ہوں) کے پیچھے نماز پڑھنا درست و صحیح ہے۔ محض امام کے احوال سے لاعلمی کے باعث اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا بدعت ہے۔

۸۔ اگر کسی امام سے بدعات یا فسق وفجور کا ظہور ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس امام کے علاوہ کوئی دوسرا صالح شخص موجود ہو اگر دوسرا امام موجود نہ ہو تو بدعتی اور فاسق وفاجر امام کے پیچھے پڑھی گئی نماز بھی درست ہوگی۔ دوسرے امام کی موجودگی میں بدعتی امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والا مقتدی گناہگار ہوگا الا یہ کہ اس کے اس فعل کا مقصد کسی بڑے فساد کو دفع کرنا ہو۔ اگر کسی مقام پر صرف اس جیسے ہی بدعتی اور فاسق وفاجر لوگ رہتے ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ شرپسند موجود ہوں اور ان میں اللہ کا کوئی صالح بندہ نہ ملے تو ایسے کسی بھی امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ جماعت کو ترک کرنا بہر صورت جائز نہیں ہے۔

۹۔ "امامتِ کبریٰ" یا تو اس امت کے اجماع سے ثابت ہوتی ہے یا پھر امت کے اصحاب حل وعقد کی بیعت سے۔ جو امیر غلبہ پا جائے یہاں تک کہ اس کے متعلق عام استصواب یا اتفاق رائے ہو جائے تو معروف اور مناصحت (یعنی خیر خواہی) کے کاموں میں اس کی اطاعت واجب ہے اور اس سے خروج کرنا حرام ہے جب تک کہ اعلانیہ طور پر اس سے ارتکابِ کفر کا اظہار نہ ہو۔

۱۰۔ فرائض میں سے نماز، حج اور جہاد کو ائمہ مسلمین (یعنی امیرِ وقت) کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے اگرچہ کہ وہ ظالم ہی ہوں۔

۱۱۔ مسلمانوں کے مابین دنیاداری جاہلی حمیت اور نسل پرستی کی خاطر قتل وغارتگری کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ ایسا کرنا ایک بڑا بلکہ بدترین گناہ کبیرہ ہے۔ البتہ بدعتی اور حد سے تجاوز کرنے والے ظالموں نیز ان کے ہم جنس وہمنوا سرکشوں کو قتل کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ان کے شر وفساد کا دفیعہ اس سے کم کسی طور پر ممکن نہ ہو۔ ایسی صورت میں مسلمانوں کو حسبِ مصلحت اور حسبِ حالات موثر اور مفید اقدام کرنے چاہئیں۔

۱۲۔ تمام صحابہ کرام عدول اور انبیاء کے بعد اس امت کے سب سے افضل وبرتر انسان تھے۔ ان کے ایمان وفضیلت کی شہادت دینا اصل قطعی ہے جو کہ ضروریات دین یعنی معتمد علیہ ذرائع سے معلوم ہے۔ ان سے محبت رکھنا دین وایمان کی علامت اور ان سے بغض وعناد رکھنا کفر ونفاق کی نشانی ہے۔ ان کے مابین جو مشاجرت واقع ہوئی اس سے چشم پوشی کرنا اور ایسی باتیں جن سے ان کی ردوقدح ہوتی ہو یا ان کی قدرومنزلت پر حرف آتا ہو، ان پر غور وخوض کرنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیے۔

صحابہ کرام میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے' پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر باقی عشرہ مبشرہ اور اصحاب بدر وغیرہ۔ اول الذکر چاروں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء راشدین تھے' ان کی خلافت حسب ترتیب ثابت ہے۔

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آلِ بیت کی محبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات (یعنی امہاتُ المومنین) کی تعظیم و قدردانی نیز ان کے فضائل کی معرفت' ائمہ سلف' علمائے سنت اور عمدگی کے ساتھ انکی پیروی کرنے والوں کی محبت اور بدعات و نفسانی خواہشات کے تابع لوگوں سے کنارہ کشی کرنا بھی جزوِ دین ہے۔

۱۴۔ جہاد فی سبیل اللہ اسلام کی ایک بلند ترین چوٹی بلکہ اَوجِ کمال ہے۔ مسلمانوں پر یہ فریضہ تاقیامت اسی طرح جاری رہے گا۔

۱۵۔ امر بالمعروف (بھلی باتوں کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (بری باتوں سے روکنا) اسلام کے عظیم ترین شعائر میں سے ہے۔ یہ دونوں چیزیں اہل اسلام کی جماعت کے نظم' حفظ اور بقاء کی ضامن ہیں۔ حسبِ طاقت و مصلحتِ معتبرہ ان پر عمل واجب ہے۔

"اہل السنت والجماعت کی اہم خصوصیات اور ان کی سمتِ راہ"

اہل قبلہ میں سے فقط اہل السنت والجماعت کا گروہ ہی "فرقہ ناجیہ" اور "طائفہ منصورہ" ہے۔ یہ گروہ عام مسلمانوں سے علیحدہ اور بعض امتیازی خصوصیات کا حامل ہے۔ ان کی سمت راہ اور بعض وہ خصوصیات جو انہیں دوسرے لوگوں سے ممتاز بناتی ہیں حسب ذیل ہیں:-

۱۔ کتاب اللہ کا خصوصی اہتمام:- یہ لوگ کتاب اللہ کو حفظ و تلاوت کرنے نیز اس کی تفسیر بیان کرنے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ ساتھ ہی حدیثِ نبوی کی معرفت و فہم احادیث کے مابین صحیح و سقیم کی تمیز اور عمل کے ساتھ علم کی اتباع کا اہتمام بھی کرتے ہیں کیونکہ قرآن اور حدیث دونوں ہی دین کے یکساں اور بنیادی مصادر و ماخذ ہیں۔

۲۔ یہ لوگ دین کے رنگ میں پوری طرح رنگے ہوئے ہوتے ہیں کتاب اللہ کی ہر ہر چیز پر انکا ایمان ہوتا ہے۔ یہ لوگ نصوص الوعد' نصوص الوعید' نصوص الاثبات اور نصوصِ تنزیہ غرض تمام نصوص پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔

یہ لوگ جس طرح علم و عبادت' قوت و رحمت اور عمل بالاسباب و زھد کے مابین جمع و تعلق قائم کرتے ہیں اسی طرح "ایمان بقدر اللہ" اور بندہ کے ارادہ' مشاء نیز فعل کے اثبات کے مابین بھی جمع و اتحاد قائم رکھتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ یہ لوگ دین میں اتباع کے قائل ہیں۔ نو ایجاد چیزوں سے کنارہ کش رہتے ہیں اجتماعیت ان کا شیوہ ہے۔ دین میں تفرقہ بازی اور اختلافات سے انکو کوئی سروکار نہیں ہوتا۔

۴۔ علم و عمل کے میدان میں صحابہ کرام کے منہج پر چلنے والوں اور ان کے مقتدی عدول ائمہ ہدایت کی پیروی کرنا، ان کی شمع ہدایت سے روشنی اخذ کرنا اور اس سبیل المومنین کے تمام مخالفین سے اجتناب کرنا انکا طریقہ ہے۔

۵۔ توسط: اعتقاد کے بارے میں یہ لوگ انتہاپسند، غالی اور افراط و تفریط کرنے والے فرقوں کے برخلاف میانہ روی اختیار کرتے ہیں اور اعمال و سلوک کے بارے میں بھی حد سے تجاوز کرنے والوں کی پیروی کی بجائے متوسط روش کو ترجیح دیتے ہیں۔

۶۔ ان لوگوں کے دل میں یہ جذبہ شدت کے ساتھ موجزن ہوتا ہے کہ تمام مسلمانوں کو حق پر جمع کریں ان کی صفوں کو توحید اور اتباع کے نام پر ایک لڑی میں پرو دیں اور ان کے تمام آپسی اختلافات و نزاعات کو دور کر دیں۔

اصول دین کے بارے میں وہ امت کے دوسرے فرقوں سے "اہل السنت و الجماعت" کے لقب کے سواء اور کوئی امتیاز روا نہیں رکھتے۔ نہ ان سے دوستی و مہربانی کا تعلق رکھتے ہیں اور نہ دشمنی کا۔ ان سے ان کا ربط و تعلق تو فقط قرآن و سنت کا ہوتا ہے۔

۷۔ اللہ کی طرف بلانا، معروف چیزوں کا حکم دینا، منکرات سے روکنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، سنت کے احیاء اور تجدید دین کے عمل کی دعوت دینا... غرض ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں اللہ کی شریعت اور اس کے حکم کو نافذ و قائم کرنا۔ اس گروہ کا طرۂ امتیاز ہے۔

۸۔ انصاف و عدل: یہ لوگ کسی نفس یا گروہ کے حقوق کے بجائے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی محافظت کرنے والے ہوتے ہیں لہٰذا اپنے تابع فرمان لوگوں کے معاملہ میں شدت و غلو سے قطعاً کام نہیں لیتے اپنے مخالفین اور دشمنوں پر ظلم و ستم کو روا نہیں رکھتے اور نہ ہی اپنے محسنوں کے احسانات و مہربانیوں کو کبھی فراموش کرتے ہیں بلکہ ہمیشہ ان کے ممنون احسان رہتے ہیں خواہ وہ محسن کوئی بھی ہو۔

۹۔ زمانہ اور قطعاتِ ارضی کے بعد کے علی الرغم افہام و تفہیم میں موافقت اور مختلف النوع مواقف میں مشابہت انکا خاصہ ہے جو کہ صرف وحدتِ مصدر اور منہج تلقی کا ہی ثمرہ ہے۔

۱۰۔ انسانوں کے ساتھ احسان، رحمدلی اور حسنِ اخلاق کا تعلق رکھنا انکی علامت ہے۔

۱۱۔ ان کا نصیحت کرنا صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے اس کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق امراء، مسلمین اور عوام سب کے لئے یکساں ہوتا ہے۔

۱۲۔ مسلمانوں کے معاملات اور انکی نصرت کا اہتمام کرنا ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کی تکالیف کو رفع کرنے یا روکنے کی سعی کرنا۔۔۔ انکی پہچان ہے۔ (اِنْتَھٰی... بِحَمْدِ اللّٰہِ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ